لفظ مالک کا کامل طور پر اطلاق صرف اللہ تعالیٰ پر ہوتا ہے کیونکہ کامل مالک وہی ہے

اللہ تعالیٰ کی مالکیت تسلیم کرنے سے نیک اعمال کی طرف توجہ ہوتی ہے

اگر دنیا یہ سمجھ لے کہ ایک خدا ہے جو مالک یوم الدین ہے تو تمام فتنے اور فساد ختم ہو جائیں گے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 16 مارچ 2007ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

خدا تعالیٰ کی صفت مالکیت کے پُر معارف نکات پر مبنی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ 16 مارچ 2007ء حسب معمول ایم ٹی اے پر بیت الفتوح لندن سے مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ براہ راست نشر کیا گیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ مالک کل ہے۔ اس کے احکامات پر عمل کرو تا کہ دنیا و آخرت میں خدا تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کر سکو۔ حضور انور نے حضرت مسیح موعود کے حوالے سے فرمایا کہ ایک رنگ میں اسی دنیا میں بھی جزا سزا ملتی ہے جیسے چور ضرور ایک دن پکڑا جاوے گا۔ اور اپنے کیئے کی سزا بھگتے گا۔ فرمایا کہ یہی حال زانی، شراب خور اور طرح طرح کے فسق و فجور میں بے قید زندگی بسر کرنے والوں کا ہے۔ آخروہ طرح طرح کے عذابوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور دکھوں میں مبتلا ہو کر ان کی زندگی تلخ ہو جاتی ہے اور یہ اخروی دوزخ کی سزا کا نمونہ ہے۔ اسی طرح سے جو لوگ سرگرمی سے نیکی کرتے ہیں تو خدا تعالیٰ ان کی نیکی کو ضائع نہیں کرتا اور مقررہ وقت پر ان کی نیکی پھل لاتی ہے اور دنیا میں ہی ان کے واسطے ایک نمونے کے طور پر مثالی جنت عطا کر دیتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ بعض لوگوں میں کوئی نہ کوئی نیکی کی رگ ہوتی ہے وہ اپنی اصلاح کی کوشش کرتے ہیں اور توبہ کرتے ہیں تو اخروی سزا سے بچ جاتے ہیں۔ شروع میں بعض چھوٹی چھوٹی برائیاں بعد میں بڑی برائیوں کی شکل اختیار کر لیتی ہیں اور پھر اگر ان حرکتوں کے بدنتائج اس دنیا میں بھی ظاہر ہو جائیں تو جہاں یہ ایسے لوگوں کیلئے سزا ہے وہاں ان کے ماں باپ اور عزیز رشتہ داروں کو بھی معاشرے میں شرمسار کرنے والے ہوتے ہیں۔ پس ان چیزوں سے بچنے کیلئے اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں قائم کرتے ہوئے اس کے سامنے جھکے رہنا چاہئے اور اس سے مدد مانگنی چاہئے۔ فرمایا کہ اگر دنیا اس حقیقت کو سمجھ لے کہ وہی ایک خدا ہے جو کہ مالک یوم الدین ہے، وہی مالک حقیقی ہے۔ اسی کی زمین و آسمان پر بادشاہت قائم ہے تو دنیا میں تمام فتنے اور فساد ختم ہو جائیں۔ پس اگر انسان حقیقی مالکیت اپنے اوپر تسلیم کرلے تو پھر اللہ تعالیٰ کا خوف بھی پیدا ہو گا اور نیک اعمال بجالانے کی طرف توجہ بھی ہو گی۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ مالک ایک ایسا لفظ ہے کہ جس کے مقابلے پر تمام حقوق مسلوب ہو جاتے ہیں اور اس لفظ کا کامل طور پر اطلاق صرف خدا تعالیٰ پر ہی آتا ہے کیونکہ کامل مالک وہی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ دنیا میں بھی جزا سزا کرتا ہے اور مختلف طریقوں سے اپنے بندوں کا امتحان بھی لیتا ہے۔ اس پر پورا اترنے والوں کو اس کی بہترین جزا دیتا ہے۔ مگر جو اس کی مالکیت کی بجائے اپنی مالکیت جتاتے ہیں اور ناشکر گزار بندے بنتے ہیں۔ بعض وقت خدا تعالیٰ اس دنیا میں ہی ان کو سزا بھی دیتا ہے۔ حضور انور نے حدیث کی روشنی میں تین اشخاص کوڑی، گنجے اور اندھے کی اللہ تعالیٰ کی طرف سے آزمائش کا واقعہ بیان فرمایا جس میں پہلے دو ناکام ہو گئے اور تیسرا اندھا شخص کامیاب ہو گیا۔ پس اللہ تعالیٰ کی مالکیت کا تصور ہمیشہ رہنا چاہئے۔ جو وہ اپنے فضل سے بندے کو عطا کرتا ہے اس میں سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں اس کے حکم کے مطابق خرچ بھی کرنا چاہئے لیکن ایک دنیادار کے دل میں مال کی محبت اللہ تعالیٰ کی راہ میں حائل ہو جاتی ہے اور پھر ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ پکڑتا ہے اور ان کا مال ان کے ہاتھ سے جاتا رہتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ سے اس کی مالکیت سے حصہ لینے کیلئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایک دعا سکھائی ہے تا کہ ہم ہمیشہ اس کے فضلوں کے حصے دار بنتے رہیں اور وہ دعا سورۃ آل عمران کی آیت نمبر 27 ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو انفرادی، اجتماعی اور قومی طور پر سمیٹنے کا ایک ہی ذریعہ ہے کہ اس کے احکامات پر عمل کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی مالکیت کی حقیقت کی سمجھ عطا فرماتے ہوئے ہم سے ایسے اعمال کروائے جو ہمیں دنیا و آخرت میں خدا تعالیٰ کے انعاموں کا وارث بنائے۔ آمین

حضور انور نے خطبہ ثانیہ کے دوران محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ اہلیہ محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی وفات کا ذکر کرتے ہوئے ان کی دینی خدمات، اخلاص اور خلافت کے ساتھ محبت کے تعلق کا ذکر فرمایا اور فرمایا کہ ان کا جنازہ امریکہ سے لندن اور پھر پاکستان لے جایا جائے گا۔